**A Critical Review of Tabasum Batalvi’s Poetry**

تبسم ؔبٹالوی کی شاعری کا تنقیدی جائزہ

Muhammad Zahid[[1]](#footnote-1)

Dr. Ghulam Mustafa[[2]](#footnote-2)

Dr. Muhammad Aman Ullah Khan[[3]](#footnote-3)

**Abstract**

Tabsum Batalvi is a prominent figure of Urdu poetry from Toba-Tek Singh.in his poetry he has specially portrayed the social issues of Pakistan in the following of Akbar Ala Abadi. Literature is the reflection of any society. It represents the civilization, culture, rituals along with the political and historical circumstances. It brings to light the economic life of the individual living in that society. Tabsum wrote unique poems on different social issues like Dengue, Corona, Polio and Smoking etc. A point worth mentioning about Tabsum Batalvi's poetry is that his poetic creations are a pathway towards his era, through which the reader can easily understand his age. The article in hands is a thorough critical study of his poetry and study of poetic effect and observations of his personality on his poetry.

Keywords: Social Issues, Civilization, Culture, Observations, Political, Historical, Social



This is an open access article distributed under the terms of [CC-BY-4.0](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/), which permits unrestricted use, distribution, reproduction and adaptation in any medium and for any purpose with proper attribution to the original author(s), title, journal, and URL.

تبسمؔ بٹالوی گوجرہ کےایک معروف شاعراورسماجی شخصیت ہیں۔ان کےسترہ(۱۷)اُردوشعری مجموعےشائع ہو چکےہیں۔اس طرح وہ گوجرہ کےشعری ادب کےبڑےشاعرشمارکیےجاتےہیں۔گوجرہ شہرضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں علمی و ادبی اورسپورٹس کےحوالےسےہمیشہ سرفہرست رہاہے۔گوجرہ میں ادبی سرگرمیوں کاآغازقیام پاکستان سےقبل ہوچکا تھا ۔ ادبی تنظیموں اور مشاعرہ جات کےحوالے سےبھی گوجرہ کو ضلع بھر میں امتیازی حیثیت حاصل ہے۔

بشیر ربانیؔ لکھتے ہیں:

”گوجرہ میں شعروسخن اورعلم وادب کےحوالےسے ماحول شروع ہی سےساز گار رہاہےپہلےپہلےآبادہونےوالےخانہ بدوش گجررات کوآپس میں بیٹھ کرایک دوسرے کوکہانیاں اوراشعارسناتے۔باقاعدہ ادبی سرگرمیوں کاآغاز۱۹۴۲ء میں ہوا جب ماسٹر چرن جیت سنگھ کی سربراہی میں”بزم ادب “قائم کی گئی۔“(1)

تبسمؔ بٹالوی ۴ اکتوبر۱۹۵۵ءکومندر والی گلی،گوجرہ میں پیدا ہوئے۔ان کےوالدنذیراحمد بٹالوی مرحوم بٹالہ، انڈیاسےہجرت کرکےگوجرہ میں آبادہوئےتھےوہ عربی فاضل اورمنشی فاضل تھے۔اس طرح تبسمؔ بٹالوی کوگھرسےہی علمی وادبی ماحول میسرآیاجوان کی شعری سرگرمیوں کےلیےکارآمدثابت ہوا۔تبسم ؔبٹالوی حصولِ روزگارکےحوالےسے کئی کاموں سے وابستہ رہے تاہم آخر کاراپنے ہی گھر میں ذاتی کاروبارسےوابستہ ہوگئےجوان کی ادبی پرورش کےلیےبار آورثابت ہوا۔۱۹۹۰ءمیں انھوں نےشاعری کاآغازکیا۔مشاعروں میں شرکت،ادبی تنظیموں کاقیام اورشعری سرگرمیوں کا انعقاد بیک وقت چلتا رہا۔۲۰۱۰ءمیں وہ گوجرہ کے شعری ادب کے صاحبِ کتاب شاعر کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔

اسلم غزالیؔ لکھتے ہیں:

”ان کی غزلوں کی پہلی کتاب”بے نام“۲۰۱۰ءمیں منظرعام پرآئی جس نےضلع بھرسے دادِتحسین حاصل کی۔“(2)

تبسمؔ بٹالوی بیک وقت شاعراورسماجی کارکن ہیں۔انھوں نے دونوں شعبوں میں اپنی صلاحیتوں کا بہترین انداز میں استعمال کیا ہے۔مزید براں اپنی شاعری سے سماجی خدمت کو پروان چڑھایا ہے۔گوجرہ میں حافظ عباس علی کی زیر نگرانی مصورویلفئیرکونسل(رجسٹرڈ)گوجرہ کاقیام۱۹۹۸ءمیں عمل میں آیا۔۲۰۰۰ءمیں تبسمؔ بٹالوی مصورویلفئیر کونسل (رجسٹرڈ)گوجرہ سے وابستہ ہو گئے۔انھوں نےاپنی ادبی تسکین کےلیےاس کونسل میں مصوررائٹرزکلب کےنام سے شعبہ ادب کااجرا کیا۔اس طرح سماجی خدمت کےاس پلیٹ فارم سےادبی سرگرمیوں کابھی آغاز ہوا۔اس وقت تک مصوررائٹرزکلب گوجرہ کےپلیٹ فارم سے۲۵۱مقامی مشاعرےاور۵آل پنجاب مشاعرے منعقد ہو چکے ہیں۔۲۰۱۹ء میں تبسمؔ بٹالوی کےاُردو غزلوں پرمشتمل۲شعری مجموعے” ترقیم“اور” برسات کے موسم“ میں شائع ہوئے۔سہلِ ممتنع بحر رمل مقصور میں اردو غزلوں پرمشتمل شعری مجموعہ”تسلسل“۲۰۲۱ء میں شائع ہوا۔ایک ہی بحر نے شاعر کی مہم جوئی اورمشکل پسندی کوبھی عوام کےسامنےپیش کیا ہے۔یہ رواں غزلوں پرمشتمل شعری مجموعہ تبسمؔ بٹالوی کی منفردطبع سخن کا ترجمان ہے۔تبسمؔ بٹالوی کی غزلیں سادگی،سلامت اور روانی کی آئینہ دار ہیں۔ان کی غزلیہ شاعری بھی سماجیات کی روایات اور اقدار سے مرصع نظر آتی ہے۔ندرت فکراورغم جاناں سےمعمور شاعری شعریت کےحسن میں اضافہ کرتےنظر آتے ہیں۔تبسمؔ بٹالوی کی غزلیں حسن وعشق کےساتھ ساتھ سماجی احساسات سے منسلک نظرآتی ہیں۔

ڈاکٹرسعیداقبال سعدیؔ لکھتے ہیں:

”اس کے ذہن اس کی سوچ اور اس کی فکر میں ایک خاص ہم آہنگی موجودہے۔ جو اپنےالفاظ کےبرمحل کےاستعمال کی فن کارانہ اور کاریگری سکھاتی ہےاس کی اسی ہم آہنگی اورمہارت نےدنیائےفن میں آگےبڑھنےکےلیےتمام راہیں ہموار کر دی ہیں۔“(3)

نمونہ کلام

تیرے خوابوں میں آ بھی سکتا ہوں  
اپنی آنکھوں کو با وضو رکھنا(4)  
میں کیسے خوش نظر آؤں تجھے تیری حویلی میں  
کہ دل کے اجڑے گلشن کو بہاروں کی ضرورت ہے(5)

”برسات کے موسم میں“ردیفی غزلوں پر مشتمل شعری مجموعہ ہے۔تبسمؔ بٹالوی کےپہلےشعری مجموعے”بے نام“میں اس ردیف پرمشتمل ایک غزل موجودہے۔۲۰۱۹ءمیں انھوں نے اسی ردیف میں ۵۷غزلیں لکھ کرایک شعری مجموعہ تخلیق کیا جو”برسات کےموسم میں“کےنام سےشائع ہوا۔اس شعری مجموعے میں شامل تمام غزلوں کی بحراور ردیف ایک ہی ہے۔غزلیں اپنی معنویت،بلندخیالی اورندرتِ فکر کا شاہ کار ہیں۔

محمد ایوب صابر لکھتےہیں :

تبسمؔ بٹالوی کاردیفی شعری مجموعہ کلام”برسات کے موسم میں“شعری افق پر ایک گراں قدراضافہ ہےاس شعری مجموعےمیں ایک ہی ردیف پر۵۲روزمیں کتاب مکمل کرنا صرف تبسمؔ بٹالوی کا ہی حوصلہ اور ہمت ہے۔“(6)

نمونہ کلام

کالی سی گھٹا چھائی برسات کے موسم میں  
تیری زلف جو لہرائی برسات کے موسم میں(7)  
ٹھہرے ہوئے پانی کو رستہ دو گزرنے کا  
ڈینگی سے بچا کرنا برسات کے موسم میں(8)

تبسمؔ بٹالوی کی شاعری جذبات واحساسات کےساتھ ساتھ سماجی اقدارکی بہترین عکاس ہے۔وہ ایک دردمنددل رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہےکہ ان کی شاعری میں سماجی احساسات کونظراندازنہیں کیاجاسکتا۔اکثراوقات ان کی شاعری دلی جذبات سے زیادہ عوامی احساسات کی ترجمان ہوتی ہے۔

سیّداذلان شاہ لکھتے ہیں :

”وہ زندگی کو اس کےاصل سے ہٹ کردیکھنےکی کوشش نہیں کرتے۔یہی ان کی زندگی اورشاعری دونوں کی سچائی ہے۔وہ باقاعدہ عوامی شعور کی بیداری کاعلم بلند کیےہوئے ہیں۔ان کی سوچوں کادھاراانسانیت کےاسرارورموز،خواہ ان کاتعلق ماضی سے ہو یا حال سےاس کی تلاش میں سرگرداں ہے۔“ (9)

۲۰۱۲ءمیں تبسمؔ بٹالوی کادوسرا شعری مجموعہ”احساس زندگی کا“شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ ان کی سماجی شاعری کاآغازہے۔اس شعری مجموعےمیں ڈینگی وائرس کےحوالےسےآگاہی اوراحتیاطی تدابیر کونظم کی شکل میں پیش کیاگیاہے۔ ۲۰۰۱ء میں پنجاب بھر میں ڈینگی مچھراوراس سےہونےوالےبخارسےسینکڑوں اموات ہوئیں۔پنجاب حکومت نے اپنے شہریوں کی حفاظت کےلیےالیکٹر انک اورپرنٹ میڈیاکےتوسط سےآگاہی مہم کاآغازکیا۔تبسمؔ بٹالوی کےقلم نےبھی اپنا فرض اداکرتے ہوئے”احساس زندگی کا“کے نام سےایک شعری مجموعہ تخلیق کردیا۔

محمد طیب بھٹی لکھتے ہیں :

”تبسمؔ بٹالوی ایک قابل شاعرکےساتھ ساتھ تحصیل گوجرہ کےایک سماجی کارکن بھی ہیں انہوں نےعوام کی توجہ اس جانب مبذول کروانےکےلیےاپنےفن کو استعمال کیاجوانتہائی قابلِ تحسین ہےانہوں نےبہت خوبصورتی سے ڈینگی وائرس کےمتعلق اس کی افزائشِ نسل کےمقامات اوران جگہوں کےخاتمےکےلیےاحتیاطی تدابیراور بچاؤ کواپنی شاعری میں منظر کشی کی جوان کی قابلیت کامنہ بولتا ثبوت ہے۔“ (10)

تبسمؔ بٹالوی نےسماجی مسائل اوروبائی امراض کوبالخصوص موضوعِ سخن بنایاہے۔پولیووائرس کےحوالےسےعوامی آگاہی کےلیےان کاشعری مجموعہ”ٹیڑھے پھول“۲۰۱۶ءمیں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ قوم کےنونہال بچوں کوپولیو وائرس سےبچانےکےلیےوالدین کی آگاہی کےلیےتحریرکیا گیاہے۔وہ اپنےمعاشرےکوذمہ داراورباشعوردیکھنےکےخواہش مند ہیں۔اس لیےوہ پاکستان کےہربچےکوپولیوسےمحفوظ بناکراس کی صحت اورمستقبل محفوظ کرناچاہتے ہیں۔

سلمیؔ ریاض لکھتی ہیں:

”وہ والدین کوجھنجوڑجھنجوڑکرکہتےہیں کہ آپ کےبچےکامستقبل آپ کےہاتھ میں ہے۔ کہیں وہ ماں سےالتجاکرتےہیں توکہیں باپ کواحساس دلاتےہوئےنظرآتے ہیں کہ جہاں آپ کی تھوڑی سی توجہ بچےکامستقبل سنوارسکتی ہے۔وہیں تھوڑی سی غفلت بچےکی پوری زندگی بربادکرسکتی ہے۔“(11)

تبسمؔ بٹالوی نےاپنی فکری توانائیوں کومعاشرے کی بہتری کےلیےاستعمال کرکےاپنےسماجی شعورکا برملا اظہار کیاہےانہوں نےنہ صرف معاشرےکی اخلاقی حالت بلکہ صحت مندانہ ماحول کےلیےبھی اپنی قلمی توانائیوں کابہترین استعمال کیاہے۔مستقبل کی نسلوں کوبیماریوں کی تباہ کاریوں سےمحفوظ رکھنےکےلیےایک بامقصدسرگرمی کاآغازکیاہے۔

میجر(ر) اعظمؔ کمال لکھتے ہیں :

”اس سےقبل میں تبسم بٹالوی کو صرف ایک شاعر کے طور پر جانتا تھا۔مگران کی یہ دونوں کتابیں”احساس زندگی کا“اور”ٹیڑھےپھول“دیکھنےکےبعدان کی شخصیت کاایک نیا پہلومیرےسامنےآیاہے۔وہ معاشرےکوایک آئیڈیل معاشرےکےطور پر دیکھنےکاخواہاں ہے۔جوہرقسم کی بیماری سےپاک ہو۔“ (12)

تبسمؔ بٹالوی کاسگریٹ نوشی کےحوالےسےعوامی آگاہی کےلیےشعری مجموعہ”کہیں راکھ نہ ہوجانا“۲۰۱۹ءمیں شائع ہوا۔اس شعری مجموعےکی اپنی ایک خاص اہمیت ہے۔اس کی شاعری ادبی معیارکےساتھ ساتھ سگریٹ نوشی کے جملہ نقصانات اس سےپیداہونےوالی بیماریوں کابھرپوراحاطہ کرتی ہے۔انھوں نےانتہائی سنگین معاشرتی مسئلےکواپنی شاعری کا ذریعہ بناکرایک ادبی مجاہدکاکرداراداکیاہے۔تبسمؔ بٹالوی نےسگریٹ نوشی کےحوالےسےعوامی آگاہی کاماحول پیداکرکے حقیقی معنوں میں سماج کادکھ بانٹاہے۔

ڈاکٹرخان محمدساجدؔ لکھتےہیں:

”تبسم ؔ بٹالوی کی شاعری کےمطالعےسےپتہ چلتاہےکہ شاعرنےاس عادت کےمضر اثرات کانہایت گہرائی اورگیرائی سےمطالعہ کیاہے۔مثلاوہ بخوبی سمجھتےہیں کہ تمباکو نوشی کینسر،ٹی بی،دمہ اوردل کےامراض کاباعث ہوتی ہے۔“(13)

نمونہ کلام

تم غم کو بھلانے میں کہیں راکھ نہ ہو جانا

دو کش ہی لگانے میں کہیں راکھ نہ ہو جانا (14)

تجھے جب پتہ ہے میرے بارے سارا

تو کیوں کر رہے ہو تباہی کا چارہ (15)

تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ” حرفِ آگہی “کو رونا وائرس کے بارے میں عوامی آگاہی کی شاعری پر مشتمل ہے۔ یہ شعری مجموعہ ۲۰۲۰ء میں شائع ہوا۔تبسمؔ بٹالوی نے اپنی سیماب صفت طبیعت کے پیش نظرکو رونا وائرس کے بارے میں بھی اپنی آگاہی کا شعری اظہار جاری رکھا۔ وطن عزیز میں کو رونا کا پھیلاؤ، خوف اورمسلسل اموات سے مایوس کن کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔ لاک ڈاؤن سے کاروبارتباہ اورمعمولات زندگی متاثر ہو چکے تھے۔ ایسےحالات میں تبسمؔ بٹالوی نے ایک بار پھر اپنے درمندانہ احساسات کو منظوم شکل میں” حرفِ آگہی “کی صورت میں پیش کیا۔ وہ گوجرہ کےشعری ادب میں اپنی امتیازی اورمنفردحیثیت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ غزل،نظم اورگیتوں کے ساتھ ساتھ وبائی امراض اورتمباکونوشی کےحوالے سے ان کے چاروں شعری مجموعے ان کا ہی کارنامہ شمار ہوتے ہیں۔

محمد ارشد قادری لکھتے ہیں :

”موصوف نے ڈینگی مچھر اور اس سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیرکےحوالے سے۲۰۱۲ءمیں ” احساس زندگی کا“ عوامی آگاہی برائے ڈینگی وائرس، ۲۰۱۶ء میں” ٹیڑھےپھول “عوامی آگاہی برائےپولیووائرس اور۲۰۱۹ءمیں”کہیں راکھ نہ ہوجانا“عوامی آگاہی برائےسگریٹ نوشی جیسے شہکار شعری مجموعے پیش کیے ۔“ (16)

نمونہ کلام

نہ ہاتھوں کے دھونے میں کرنا کوتاہی

وگرنہ ہو سکتی ہے جاں کی تباہی

وبا ہے وباکے نہ دریا میں بہنا

خدا کے لیے اپنےگھر میں ہی رہنا (17)

تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ”نسبت“۲۰۱۴ءمیں شائع ہواجوکہ نعتیہ کلام پرمشتمل ہے۔انھوں نےبارگاہ رسالت میں اپنامنظوم نذرانہ عقیدت نہایت سادگی،سلامت اورروانی میں پیش کیاہےاوراپنی ہمہ جہت اور ہمہ صنف شاعری کے پیشِ نظر”نسبت“کی شکل میں مدحتِ مصطفیﷺکاحق بھی اداکردیاہے۔تبسمؔ بٹالوی کی شاعری وفورجذبات اورعقیدت مندی کی بہترین مثال ہے۔”نسبت“کاہرشعرعقیدت،مدحت اورعشق رسولﷺکاترجمان ہے۔

نسیِم سحر لکھتے ہیں:

”تبسمؔ بٹالوی بھی ایک ایسے ہی خوش نصیب نعت گوشاعرہیں جواپنی بہترین کاوشوں کےساتھ نعت کہہ رہےہیں۔ان کےاولین نعتیہ شعری مجموعےکانام”نسبت“ ہے اورمدحتِ نبی کی توفیق توملتی ہی کسی نسبت سےہے۔اس مناسبت سےاس مجموعہ نعت کاشایداس سےبہترکوئی نام ہی نہ ہوسکتاتھا۔“(18)

نمونہ کلام

وہ نسبت ہے خاک مبارک سے جن کو

وہی مہ جبیں ہیں مدینے کی گلیاں(19)

تبسم ؔبٹالوی نےمتنوع شاعری کےاعتبارسےتمام قابل ذکراضاف شاعری میں شعری مجموعےلاکرگوجرہ کے شعری ادب کووسیع ترکرنےمیں اپنی صلاحیتیں بہتراندازمیں وقف کی ہیں۔اردونظموں پرمشتمل شعری مجموعہ ”ژرف“ ۲۰۱۳ءمیں شائع ہوا۔نظموں پرمشتمل دوسراشعری مجموعہ”وفا کچھ اورکہتی ہے“۲۰۱۵ءمیں شائع ہوا۔”ژرف“کی نظمیں معاشرتی اصلاح کی آئینہ دار اورفکرواحساس کےاعلیٰ مقاصدکی عکاس ہیں۔شاعرانہ تخیل کےساتھ ساتھ سماجی آہنگ بھی لیےہوئےہیں۔

فرہاد احمد فگارؔ لکھتے ہیں:

”ایک فن کارکافن پارہ تب تک معتبرنہیں ہوسکتا۔جب تک اس میں مقصدیت نہ ہو۔حقیقت واحساس نہ ہو۔تبسمؔ بٹالوی کےپاس تینوں چیزیں بہت خوش اسلوبی سے ملتی ہیں۔آپ کی نظموں میں وطن کی محبت اورہم وطنوں کےدُکھ واضح طورپردیکھےجا سکتےہیں۔“(20)

نمونہ کلام

جینا ہے بہت مشکل اور مر بھی نہیں سکتے

ہم روز جو کہتے ہیں وہ کر بھی نہیں سکتے(21)

ہوں کڑوے ثمر جن کے باغات بدل دینا

یا رب میرے گلشن کے حالات بدل دینا(22)

اردونظموں پرمشتمل دوسرا شعری مجموعہ”وفا کچھ اورکہتی ہے“۲۰۱۵ءمیں شائع ہوا۔تبسمؔ بٹالوی کی شاعری فن برائےزندگی کی بہترین عکاس ہے۔ان کی شاعری مقصدیت سےبھرپوراورعوامی احساسات کی ترجمان ہے۔اور معاشرے کے محروم طبقات کوان کےحقوق کی آگاہی اورحصول کےلیےایک بنیادفراہم کرتی ہے۔اس شعری مجموعےمیں تبسمؔ بٹالوی نے رفتگان کوخراج تحسین کےساتھ ساتھ ایک سماج کےپہلومیں بھی نمایاں کیےہیں۔اورانہیں زیربحث لاکراپنی عوام دوستی اوروطن پرستی کاثبوت دیاہے۔اس شعری مجموعےمیں انہوں نےاپنےاستادنازخیالوی کےبارےمیں دونظمیں بھی تحریرکی ہیں۔

بشیرربانی لکھتےہیں:

”اس حقیقت سےانکارنہیں کیاجاسکتاکہ معاشرےکاکوئی موضوع تبسمؔ بٹالوی سےبچ نہیں سکتا۔معامہ صحت کاہویابڑھتی ہوئی بیماریوں اوربرائیوں کاموقع خوشی کاہویاغمی کا،انہیں الفاظ کی حسن ترتیب سےاشعاراورپھراشعارکونظموں کی صورت میں فن کاری سےپیش کرناان کاخامہ ہے۔“(23)

نمونہ کلام

جس میں ہوں ہر روز دھما کے

اس سنسار سے ڈر لگتا ہے(24)

جس سے پوری ہو نہ رات کی روٹی بھی

ایسے کاروبار پہ ٹیکس ضروری ہے(25)

تبسمؔ بٹالوی کا مزاحیہ شعری مجموعہ”سمائل کٹ“کے نام سے۲۰۱۶ءمیں شائع ہوا۔مزاحیہ شاعری میں تبسمؔ بٹالوی نےشوہر،بیویوں،حقوقِ نسواں،سوال اورعادت جیسےعنوانات کےتحت جوزعفرانی گل کھلائے ہیں وہ اپنی ترکیب، اندازاوراظہارِبیان کےحوالےسےمنفرداندازکےحامل ہیں۔”سمائل کٹ“میں نسوانی شاعری کی مقدارکافی زیادہ ہے۔ بالخصوص تبسمؔ بٹالوی نےبیگم کوخوب تختہ مشق بنایا ہے۔

حکیم ارشد بیلؔی لکھتے ہیں:

”مزاح لکھناجوئےشیرلانےوالی بات ہے۔مگراپنےتبسمؔ صاحب کسی فرہادسےکم نہیں ۔ وہ اپنی طبیعت سےہٹ کربھی لکھنےکاہنرجانتے ہیں۔”سمائل کٹ“اس کاایک بھرپور ثبوت ہے۔جودل میں ٹھان لیتےہیں کرلیتےہیں۔“(26)

نمونہ کلام

اگر روٹھے کبھی بیگم منانے میں پہل کرنا

قدم جس کا نہیں بڑھتا وہ شوہر ہو نہیں سکتا(27)

تبسمؔ بٹالوی نےمیاں بیوی کےمعاملات کو روزمرہ کی بات چیت کے انداز میں بیان کیا ہے اور ہلکے پھلکے مزاح سے قارئین کے چہروں پرمسکراہٹ بکھیری ہے۔تبسمؔ بٹالوی کا شعری مجموعہ”گیت وفا کے“۲۰۲۰ءمیں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ سدا بہار،شوخ اور رومانوی گیتوں پر مشتمل ہے۔تبسمؔ بٹالوی نے روز گار کے حوالے سےبطورقلم آپریٹربھی کام کیااوراس طرح گیتوں کی دنیا سے متعارف ہوئے ۔ہمارے بہت سےصف اوّل کےشعرا امجد اسلام امجد،احمد ندیم قاسمی،فیض احمد فیض اور حبیب جالب نے بھی فلموں کے لیے گیت لکھے ہیں لیکن گوجرہ میں یہ اعزاز صرف تبسم ؔبٹالوی کو حاصل ہے کہ ان کا سدا بہار گیتوں پر مشتمل شعری مجموعہ”گیت وفا کے“ ۲۰۱۰ءمیں شائع ہو چکا ہے۔ یوں تبسمؔ بٹالوی نے اس شعری محاذ پر بھی اپنی اولین پوزیشن کو بھی برقراررکھاہے۔

پروفیسر ڈاکٹر مقبول گیلانی لکھتے ہیں:

”تقسیم بٹالوی نے اپنے گیتوں میں خوابوں اور خیالوں کے ایسے باغ ایجاد کیے ہیں۔ جن کے پھولوں کی خوشبو اور رنگ الگ الگ دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ کے گیتوں میں تمام رنگ اپنی تمام تر رعنائی کے ساتھ موجود ہیں۔“(28)

تبسمؔ بٹالوی نے مختلف اصناف سخن کے ساتھ ساتھ متنوع شعری تجربات بھی کیے ہیں۔ جو ان کی مشکل پسندی، ریاضت اور مہم جوئی کے عکاس ہیں۔ ان کا شعری مجموعہ ”صناعت سخن“ ۲۰۲۲ءمیں شائع ہوا۔ یہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد تجربہ ہے۔ جس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ اس شعری مجموعے میں ایک صنعت میں مکمل غزل یا نظم ملتی ہے۔ جو شعری دنیا میں تبسمؔ بٹالوی کی عرق ریزی اور ریاضت کا واضح ثبوت ہے۔انھوں نے صنعتوں پر مکمل غزل یا نظم لکھ کر شعر و سخن سے وابستہ افراد کو شاعری کے نئے امکانات اورتجربات سےروشناس کروایاہے۔یہ شعری تجربات نئےشاعروں کےلیےقابل تقلیدمثال کادرجہ بھی رکھتے ہیں۔

تبسمؔ بٹالوی کاشعری مجموعہ”تضمین غالب“۲۰۲۳ء میں شائع ہوا۔یہ شعری مجموعہ اپنی نوعیت اورسخن وری کےلحاظ سے منفردمقام کاحامل ہے۔اشعارکی تضمین توایک روایتی عمل ہےجوعرصہ درازسےجاری ہےلیکن کتابی شکل میں کسی ایک شاعرکی غزلوں کی تضمین کی ابھی تک مثال نہیں ملتی۔تبسمؔ بٹالوی نےمرزاغالب کی ۷۵غزلوں کی مصرعہ درمصرعہ تضمین کرکےاردوشعری ادب کےساتھ ساتھ غالبیات کےلیےبھی ایک نیاشعری رجحان متعارف کروایاہے۔

ڈاکٹر شبیر احمد قادری لکھتے ہیں:

”تبسمؔ کی اختراعی اورابداعی صلاحیت کی بدولت اس کتاب کی صورت میں غالب کےساتھ لفظی ومعنوی انسلاک ظہورمیں آیاہے۔جوقابل تحسین اورلائق ہزار ستائش ہےکہ یہ مجموعہ شاعرکی تازہ کاری کامظہرہےاورکیف وکم ہردواعتبارسےسرا ہےجانےکےقابل ہے۔“(30)

نمونہ کلام :پہلاشعرمرزاغالب کاہے۔جب کہ دوسرےشعرمیں اس کیتظمین کی گئی ہے:

موت کا ایک دن معین ہے

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی(31)

جب عہدِ وفا ہوا جاناں

نیند کیوں رات بھر نہیں آتی (32)

”مٹی کےپھول“تبسمؔ بٹالوی کا۲۰۲۳ءمیں شائع ہونےوالادوسراشعری مجموعہ ہے۔اس شعری مجموعےمیں ۱۹۴۷ء سے۲۰۲۳ءتک تحصیل گوجرہ کےمرحوم شعراکےنام مناسبت سےصنعتِ ابداع استعمال کی گئی ہےاورہرشاعرپرصنعتِ توشیح،صنعتِ توسیم اورصنعتِ تضمین کااستعمال کرتےہوئےمکمل غزل لکھی گئی ہے۔شاعری میں یہ اپنی نوعیت کامنفرد کام ہے۔اس شعری مجموعےمیں ۴۵مرحوم شعراشامل ہیں۔جن کےبارےمیں تاریخ پیدائش،تاریخ وفات،جائےمدفن کےبارےمیں بھی معلومات فراہم کی گئی ہیں۔تبسمؔ بٹالوی نےگوجرہ کےان ۴۵ مرحوم شعراکوصنعتِ توشیح،صنعتِ توسیم اورصنعتِ تضمین کے خوبصورت امتزاج سے ایک بار پھر نئے سرے سے زندہ و جاوید بنا دیا ہے ۔

ڈاکٹر لیاقت علی لکھتے ہیں :

”کلام منظوم پہلےسےبہت پابندیوں کامتقاضی ہے۔مگرصنائع بدائع کاشعوری استعمال اس کاردشوارکواوربھی دشواربنادیتاہے۔یہ تکنیکی کام،تکنیکی ذہن کےبغیرممکن نہیں ۔ تبسمؔ بٹالوی کوخالق کائنات نےشعری ذوق کےساتھ ہنرمندی بھی عطاکی ہےجسے بروئےکارلاتےہوئےوہ ان موضوعات کونظم کرنےپرقادرہیں جن کواہلِ قلم عام طور نظراندازکردیتےہیں۔“(33)

گوجرہ کےشاعرمحبوب فلکی کےلیے(صنعت ابداع کےتناظرمیں)

یہ وعدہ ہے تبسم کا کہ قول اپنا نبھاؤں گا

جسے محبوب رکھا ہے اسے محبوب رکھوں گا (34)

حوالہ جات

1۔بشیر ربانی: ”شہر یار سخن“(اسامہ پر نٹر ز ، راول پنڈی،۱۹۹۵ء)ص ۱۴

2۔اسلم غزالی، تبسمؔ بٹالوی مضمون، مشمولا: فیملی میگزین (مدیر اعلیٰ : رمیز ہ مجید نظامی ، شمارہ نمبر ۳ جلد نمبر ۲۹)، لاہور ۳۰ستمبر تا ۶ اکتوبر ۲۰۱۸ء ، ص ۴۲

3۔سعید اقبال سعدی، ڈاکٹر : ”الفاظ کا جادو گر ،تبسمؔ بٹالوی ، ترقیم“(اکائی پبلی کیشنز ،فیصل آباد،۲۰۱۹ء) ص ۱۱

4۔تبسم ؔبٹالوی:”ترقیم“،(اکائی پبلی کیشنز ،فیصل آباد ۲۰۱۹ء) ص ۴۸

5۔ايضاً، ص ۶۷

6۔محمد ایوب صابر ،”نئی منزلوں کا سفر،تبسمؔ بٹالوی، برسات کے موسم میں“( نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۲۳ء)ص ۲۳

7۔تبسمؔ بٹالوی:” برسات کے موسم میں“( نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۲۳ء)ص ۳۷

8۔ايضاً،ص ۴۸

9۔اذلان شاه،تبسمؔ بٹالوی مضمون،مشمولا: ریلیف،ہفت روزہ،فیصل آباد، شمارہ نمبر ۳جلد نمبر ۱۸،۱۴ دسمبر۲۰۲۲ء ، ص ۴

10۔محمد طیب بھٹی:”کار خیر،تبسمؔ بٹالوی، احساس زندگی کا“(ون مین پبلی کیشنز،فیصل آباد،۲۰۱۲ء) ص۱۴

11۔سلمی ریاض:” جذبے کو سلام،تبسمؔ بٹالوی،ٹیڑھے پھول“(نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص ۱۷

12۔اعظم کمال:”تبسم بحثیت تخلیق کار،تبسمؔ بٹالوی، ٹیڑھے پھول“(نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص۲۱

13۔خان محمد ساجد، ڈاکٹر:”کہیں راکھ نہ ہو جانا،تبسمؔ بٹالوی، “(نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص : ۲۲

14۔تبسمؔ بٹالوی:” کہیں راکھ نہ ہو جاتا“ (نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص ۳۸

15۔ايضاً، ص ۳۶

16۔محمد ارشدقادری:” پہلی صف کے مجاہد،تبسمؔ بٹالوی،حرف آگہی“(نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۲۰ء)ص ۱۱

17۔تبسم ؔبٹالوی:”حرف آگہی“(نزول پبلشنگ ،گوجرہ،۲۰۲۰ء)ص ۴۶

18۔نسیم سحر ؔ:” کچھ نسبت کی نسبت سے، تبسمؔ بٹالوی، نسبت“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۴ء) ص: ۱۷

19۔تبسمؔ بٹالوی:” نسبت“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۴ء) ص۴۲

20۔فرہاداحمدفگار:”مقصدیت سے بھر پور شاعری،تبسمؔ بٹالوی،ژرف“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۳ء)ص ۱۱

21۔تبسمؔ بٹالوی: ”ژرف“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۳ء)ص ۷۶

22۔ایضاً،ص ۷۶

23۔بشیرربانی:”تبسمؔ بٹالوی ادب کا انتھک مسافر،تبسمؔ بٹالوی،وفاکچھ اورکہتی ہے“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۵ء)، ص۱۲

24۔تبسؔم بٹالوی: ”وفا کچھ اورکہتی ہے“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۵ء)، ص۹۴

25۔ايضاً، ص۹۱

26۔حکیم ارشد بیلی:” ہوا کا تازہ جھونکا،تبسم ؔبٹالوی،سمائل کٹ“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص ۱۳

27۔تبسمؔ بٹالوی:”سمائل کٹ“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۱۶ء) ص ۵۰

28۔ايضاً، ص ۵۰

29۔مقبول گیلانی،پروفیسر،ڈاکٹر:”گیت وفا کے ۔۔۔ وفا کی علامت،تبسمؔ بٹالوی،گیت وفا کے “(نزول پبلشنگ، گوجرہ، ۲۰۲۰ء) ص: 18

30۔شبیر احمد قادری،ڈاکٹر:”تبسمؔ بٹالوی،تضمین غالب“ (نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۲۲ء) بیک فلیپ

31۔علی حیدرنظم،سید،طباطبائی:”شرح دیوان غالب،مرتب: ظفر احمد صدیقی“ ( بک کارنر،شوروم،جہلم۲۰۱۳ء) ص ۳۴۳

32۔تبسمؔ بٹالوی:” تضمینِ غالب“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص ۳۵

33۔لیاقت علی،ڈاکٹر:”شعری ذوق اورہنرمندی،تبسمؔ بٹالوی،مٹی کےپھول“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص ۲۵

34۔تبسمؔ بٹالوی:”مٹی کے پھول“(نزول پبلشنگ،گوجرہ،۲۰۲۳ء) ص ۴۰

1. PhD Scholar, Department of Urdu, Al-Hamd Islamic University Islamabad [↑](#footnote-ref-1)
2. PhD Urdu, Kehkashan Colony, Samundari, Faisalabad [↑](#footnote-ref-2)
3. Resource Person, AIOU, Islamabad, (PSED, Punjab) [↑](#footnote-ref-3)